السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص، مثلاً: بیس روپیہ سے قربانی کےلئے جانور خریدلایا۔ اس میں ایک حصہ اپنا رکھ لیااور باقی چھ حصہ قیمت تین روپے فی حصہ باقی چھ حصہ داران کے پاس فروخت کردیے۔ اپنی قربانی بھی کرلی اور فائدہ دنیاوی بھی اٹھالیا۔ یہ جائزہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی نام ہے اللہ تعالیٰ کےلئے خون بہانے اور جان دینے کا اور یہ شے واحد ہے، اس کے حصے نہیں ہوسکتے، اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ ایک شخص کی نیت گوشت کی ہو اور چھو شخصوں کی نیت قربانی کی ہو توکسی کی قربانی نہیں ہوگی، کیونکہ خون بہانے اور جان دینے کی تقسیم ن ہیں ہوسکتی، محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خلاف قیاس ایک شے کو سات کے قائم مقام کردیا اور جو بات خلاف قیاس ہوتی ہے وہ اپنے محل پر بند رہتی ہے، اب جو شخص قربانی کا جانور خریدتا ہے۔ اگر خریدنے کے وقت اس کی نیت اس میں حصہ رکھنے کی نہ تھی، بلکہ خیال یہ تھا کہ جانور سارے کا سارا فروخت کردوں گا، پھر اس کی قیمت بڑھ گئی مثلاً: بیس روپے کا خریدا تھا، تیس روپیہ قیمت پر، چھویا سات حصے پورے ہوگئے۔ ابھی مجلس سے جدا نہیں ہوئے کہ اس کا خیال ہوا کہ ایک حصہ میں رکھ لوں یہ تو ایسا ہی ہے جیسے سات شخص ایک جانور خرید کر قربانی کریں۔ یا ایک شخص کے گھر جانور تھا اس میں ایک حصہ اپنا رکھ لیا، اور اگر خریدنے کے وقت یا خریدنے کے بعد سودا ہونے سے پہلے نیت اس جانور میں حصہ رکھنے کی ہوگئی تو اس کے حصہ پر منافع نہ ہوا اور چھو حصوں پر منافع تو یہ تقسیم کی صورت پیدا ہوگئی، اس لئے یہ درست نہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ خالص عمل کو قبول کرتا ہے، اس شخص کی نیت میں خلوص نہیں، کیونکہ پہلے سے اس کو خیال ہوتا کہ میرے حصے کے پیسے مجھ پر نہ پڑیں، دوسروں سے وصول کروں، گویا کہ باقی حصوں پر منافع لگاتا ہے اور درحقیقت اپنا حصہ فروخت کرتا ہے، ایسے شخص کے عمل میں خلل آگیا، اس لئے ناجائز ہے۔ (فتاوی اھل حدیث: ص۴۶۸ ج ۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص595

محدث فتویٰ